ضبط و ترتیب: جناب سہیل عباس ر ابن مدنی

دفاع پاکستان کونسل کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں

دفاع پاکستان کونسل کے سربراہی اجلاس سے حضرت مولانا سمیع الحق کا خطاب

مورخہ ۱۱ر ستمبر ۲۰۱۲ء کو راولپنڈی میں دفاع پاکستان کونسل کا سربراہی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں چالیس کے قریب کونسل کی جماعتوں اور قبائلی زعماء نے شرکت کی۔ اجلاس میں کونسل کے سربراہ مولانا سمیع الحق صاحب کا افتتاحی خطاب نہایت اہمیت کا حامل تھا جسے ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے یہاں نقل کیا جارہا ہے۔ (ابن مدنی)

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم ' بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم 'الحمد للّٰہ رب العالمین الصلوۃ و السلام علی خاتم الانبیاء محمد و الہ و صحبہ اجمعین الطیبین الطاھرین . واعتصمو بحبل اللّٰہ جمیعاً ولاتفرقوا وقال اللہ تعالیٰ فی مقام آخر یریدون لیطفئوا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون o

میرے انتہائی قابل احترام عالی مرتبت محترم قائدین دفاع پاکستان کونسل! معزز حاضرین اور میرے انتہائی غیور اور غیرت مند قبائلی حضرات! جو خصوصی طور پر اس اجتماع میں تشریف لائے ہیں تقریباً ہر ایجنسی سے ہم انکے نہایت شکر گزار ہیں ہم سب یہاں بنیادی طور پر ان کے دکھ کو سمجھنے اور اس کو بانٹنے کیلئے یہاں جمع ہوئے میں آج کے اجلاس کی کئی اہم شقیں ایجنڈے پر جس کا سب سے بڑا تعلق قبائلی علاقوں کے ڈرون حملوں سے اور فوجی آپریشن کے اعلانات سے متعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ آج گویا اس اجتماع میں اللہ کی مشیت کا خاص دخل ہے کہ گیارہ ستمبر کو گیارہ سال پہلے اس کا سلسلہ شروع کیا تھا طاغوتی اور سامراجی طاقتوں نے اور اسی دن عالم اسلام کو نشانہ بنایا گیا۔ اور اسی دن افغانستان میں جو آگ لگائی گئی وہ عراق تک پھیل گئی اور اسی گیارہ ستمبر کی آگ سے آج تک ہم جل رہے ہیں یہ سب اسی گیارہ ستمبر کا کیا کرایا ہے (تو گویا الحمدللہ آج امریکہ کی گیارہویں برسی منا رہے ہیں) یہ ایک منحوس دن تھا پوری سازش سے کفری طاقتوں نے عالم اسلام کیلئے ایک بہانہ بنایا' میں سمجھتا ہوں گیارہ ستمبر کے دن ہی یہ جو ساری طاقت یہاں پر جمع ہے' یہ امریکی اور مغربی سامراجی طاقتوں کو کسی طرح برداشت نہیں کرتی' یہ اینٹی امریکہ اور اینٹی یہودیت و نصرانیت طاقتیں ہیں اور آپ پر اللہ کا احسان ہے کہ آپ اس قافلے کیساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ آج ہم یہاں سب سے پہلے اظہار کرتے ہیں ۱۱ ستمبر کے

واقعات کا اور اسکو مسترد کرتے ہیں اور اسکے نتیجے میں جو زہریلے کانٹے بوئے گئے ہیں اور ہم اس میں جل رہے ہیں اس سے نجات کا رستہ روکنا ہمارا بنیادی مقصد ہے۔ دفاع پاکستان کونسل انتہائی مایوسیوں کے عالم میں اللہ نے ہمیں اکٹھا کیا اور یہ کونسل بنی۔ 12 اکتوبر 2011 کو اور آج اسکو تقریباً ایک سال ہونے کو ہے۔ ایسے حالات میں جبکہ مکمل جمود تھا پرویز مشرف اور اسکے ہمنواؤں نے امریکہ کے دباؤ پر مزاحمتی قوتوں کو ملیامیٹ کر دیا تھا وہ سکرین سے غائب ہو گئے تھے اور میڈیا پر ڈھنڈورا پیٹا جا رہا تھا کہ اب یہ طاقتیں ختم ہو گئی ہیں اب سیکولر اور لبرل لوگ فیصلے کرینگے اور وہ چھائینگے ہم انتہائی مایوسی کے عالم میں تھے کوئی جہاد کا نام نہیں لے سکتا تھا۔ جہادی تنظیمیں انڈر گراؤنڈ اور زندہ درگور کر دی گئی تھیں' کسی میں کوئی دم نہیں تھا سب حیران تھے کہ کیا کیا جائے؟ پھر اللہ تعالیٰ ہم کو اکٹھا بٹھائے گا اور اسکا مقابلہ کیسے کرینگے؟ 12 اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے صور اسرافیل پھونکا اور ہمیں قبروں سے دوبارہ زندہ کر کے متحرک پر جوش کر دیا ہم میدان میں آ گئے اور قوم کو ایک آس ملی' روشنی ملی اور لوگ بالکل انتظار میں تھے یہ ہمارے بس کی بات تو نہیں تھی یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمع کیا۔

هو الذى الف بين قلوبكم لو انفقت مافى الا رض جميعا ما الفت بين قلوبهم ولكن الله الف بينهم انه عزيز حكيم O واذكروا نعمت الله عليكم اذ كنتم اعداءً فاصبحتم بنعمته اخواناً .

ایسی صورتحال پیدا ہوئی اور لاہور کے مینار پاکستان سے لوگوں نے لبیک کہنا شروع کیا پاکستان کے تحفظ اور دفاع کی آواز مینار پاکستان سے بلند ہوئی جس کو قرارداد پاکستان کا بنیاد قرار دیا جا رہا ہے۔ آپ سب حضرات نے اپنے اختلافات، مسلکی اور مذہبی اور چھوٹے چھوٹے جھگڑے اور جماعتی تحفظات وابستگیاں چھوڑ دیں آپ اکٹھے ہو گئے اس وجہ سے قوم متوجہ ہو گئی ملتان میں ایک عظیم اجتماع ہوا' پھر کراچی' پشاور' لیاقت باغ راولپنڈی میں ہوئے۔ اتنی بڑی کوششیں کر رہے ہیں لیکن اس میں ہماری کوئی حیثیت نہیں' اللہ تعالیٰ نے جمع کیا لوگوں کو یہ ایک بڑا قافلہ چل پڑا اور اسکے فائدے سامنے آئے ہمارا بنیادی ایجنڈا جو ہے ون پوائنٹ بنیادی طور پر ہم نے امریکی غلامی اور امریکی حاکمیت سے اس ملک کو نجات دلانا ہے پاکستان کی آزادی کا تحفظ کرنا ہے کہ اس لعنت کو ہم باہر پھینک سکیں اور ملک کو چھڑا سکیں' باقی ساری چیزیں اسکی ضمنی ہیں نیٹو سپلائی ڈرون حملے' فوجی آپریشن، بھارت سے روابط، کشمیر پر سودا بازی، بلوچستان میں علیحدگی کی تحریکیں علاقائی' لسانی' فروعی اور فقہی فرقہ وارانہ اختلاف کو ابھارنا یہ سب اسی ایک لعنت کے حصے ہیں اسی کے اثرات ہیں تو سب سے پہلا ہدف ہمارا امریکی غلامی سے نجات ہے حکمرانوں کو مجبور کرنا ہے جو آلہ کار ہیں امریکہ کے اور میں دکھ سے بات کرونگا اور سب سے میں کہونگا کہ آخر میں تفصیل سے اس پر روشنی ڈالیں کہ جو سیاستدان اقتدار میں ہیں جو اتحادی ہیں جو اپوزیشن میں ہیں وہ پہلے دن سے ہماری اس محنت کو قبول نہیں کر رہے ہیں کونسل کی تشکیل سے پہلے ہر ایک کو ہم نے دعوت دی، منتیں کیں، خطوط بھیجے، میڈیا کے ذریعے سے اپیل کی، سیمیناروں میں اعلان کیا، ان کے پاس وفود بھیجے دس دس اہم ترین افراد لاہور میں اہم پارٹیوں کے پاس گئے کہ خدارا یہ ون پوائنٹ ایجنڈا ہے ہمارا مقصد کوئی سیاسی کھیل نہیں ہے۔ اور

اللہ گواہ ہے کہ ہم اسکو سیاست کا گیم نہیں بنائینگے ایک نقطہ ہے کہ اللہ کیلئے آؤ یہود ونصریٰ ہم پر مسلط ہورہے ہیں ہمیں غلام بنارہے ہیں اور بناچکے ہیں۔ آیئے ان کے مقابلے میں اکٹھے ہوجائیں یہ ایک قومی مسئلہ ہے۔ ملکی آزادی مولوی کا' ڈاکٹر کا' تاجر کا اور یا کسی ایک فرد کا فریضہ نہیں ہے یہ ہندوؤں اور عیسائیوں کا پادریوں کا بھی جو اقلیتیں پاکستان میں رہ رہی ہیں ان کا بھی فریضہ ہے۔ بحیثیت ایک پاکستانی شہری کے انکو بھی ہم نے دعوت دی اور بڑی محبت سے انہوں نے وہ دعوت قبول بھی کرلی تو ہم نے اپنے سیاستدانوں سے کہا کہ پیپلز پارٹی میں ہو مسلم لیگ میں ہو تحریک انصاف ہو یا جس مصیبت میں پھنسے ہو' ANP ہو' ایم کیوایم کے الطاف حسین ہو' آؤ اس مسئلے میں ہمارا ساتھ دو اللہ کیلئے کہ ملک بچائیں' کنوئیں میں کتا پڑا ہے اسوقت تک وہ کنواں پاک نہیں ہوسکتا' ہمارا ساتھ دو کہ ہم اکٹھے مل کر اس ملک کو آزاد کریں ہم مولویوں کو پھر بھی اقتدار میں آنے نہیں دینگے۔ صدارتیں بھی آپ کی ہیں' وزارتیں بھی آپ کی ہیں' کارخانے اور کرپشن کا بازار آپ نے گرم کیا ہے' اس ملک کے بچانے کی ذمہ داری بھی آپ پر ہے۔ لیکن انہوں نے ہمیں کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ اس میں دائیں' بائیں' جماعت' اپوزیشن' اقتدار سب کے سب شامل ہیں کچھ اقتدار کا حصہ ہیں کچھ مردار نوچ رہے ہیں اور کچھ آس پاس بیٹھے ہوئے ہیں انتظار میں۔ اقتدار میں نہیں وہ انتظار میں ہیں کہ ہم امریکہ کو مغربی طاقتوں کو ناراض نہیں کر سکتے یہ ہماری بس کی بات نہیں ہے اس اجلاس کے لئے از سر نو ہم نے جنرل حمید گل صاحب جو کوآرڈینیٹر ہیں' ہم نے ان سے گزارش کی کہ آپ ہم سب کی طرف سے سب کو دوبارہ دعوت دیں کہ خدارا اس جنگ میں ہمارے ساتھ شریک ہوجاؤ لوگوں کو دھوکا دینے کیلئے تم بھی لانگ مارچوں کی باتیں کرتے ہو اور سب کو دعوت دی گئی زرداری سے لیکر آخر تک چھ دن پہلے ایک گھنٹہ زرداری کے ترجمان فرحت اللہ بابر سے، نواز شریف سے بات تفصیل سے کی عمران خان سے پوری تفصیل سے کی سکردو میں تھے بات کی کہ خدا کیلئے آؤ اس جنگ میں ہمارے ساتھ حصہ لو' یہ پوری قوم کا مسئلہ ہے کسی ایک آدمی یا جماعت کا نہیں۔ فاروق ستار سے کہا کہ الطاف حسین سے بات کرو پرویز الٰہی سے بات چیت کی اس نے کہا کہ میں شجاعت حسین سے بات کرونگا' مولانا فضل الرحمٰن سے بات ہوئی' انہوں نے کہا میرا کام پارلیمنٹ میں تھا میں نے بات کرلی ہے اور میں آپ کیساتھ اس جنگ میں اب شریک نہیں ہوسکتا ہوں میرے سر پر انتخابات مسلط ہیں' تو ہم کیا کریں یہ قومی درد اب کب پیدا ہوگا اور آپ بھی اگر خدانخواستہ ہمت ہاریں اور حوصلہ توڑیں اور کوئی کسی کی باتوں میں آجاتا ہے ابلیس پورے ذرائع کے ساتھ اس کونسل کو مٹانے میں لگا ہوا ہے تو ہم نے ہزار دفع وضاحت کی اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہا۔ جلسوں میں کہا کہ ہمارے کوئی سیاسی عزائم نہیں ہیں نہ ضیاء الحق کے باقیات ہیں یہ ساری باتیں ہمارے خلاف کہی جارہی ہیں اور ہر روز دیکھا جارہا ہے کہ کوئی صاحب کوئی نقطہ نکال کر اور عوام کو مایوس کردیں اور پھر ساتھیوں میں سستی پیدا ہو' اس کے خدشات الزامات بے بنیاد و پروپیگنڈے وہ پوری ابلیسیت و یہودیت جو ہم پر مسلط ہے وہ ہمارے خلاف لگے ہیں

ہمارے پاس ذرائع نہیں ہیں کہ انکو جواب دیں لیکن میں یہ عرض کرونگا کہ نئے جذبے نئے ولولے سے نئے جوش سے آپ لوگ اپنی ذمہ داری محسوس کریں ہم میں سستی نہیں آئی ہم نے 30 شعبان تک تحریک جاری رکھا ہم لاہور سے چلے 11.10 کو اسلام آباد آئے پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے اتنا بڑا مظاہرہ کیا کہ کسی کے بس میں روکنا نہیں تھا وزیر داخلہ نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ یہ اندر داخل نہیں ہونگے ہم نے کہا داخل ہونگے ہم نے سب باڈر کراس کئے اور پورے فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے کہ انکو سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہوئی حکومت نے فوری پوری پولیس اور سپاہی سب کو ہٹالیا اور پارلیمنٹ میں جا کر ہم نے جھنڈے گاڑ لئے اس سے اور اللہ کی مدد کیا ہوگی پھر اس کے تیسرے دن بعد ہم نے کوئٹہ سے سفر شروع کیا اور چمن تک گئے کوئٹہ اور بلوچستان وہ حساس علاقہ ہے جہاں پر کہا جارہا تھا پاکستان زندہ باد کا نعرہ کوئی نہیں لگا سکتا۔ ہزاروں لوگوں کے اس مارچ نے پاکستان کے دفاع کے نام سے وہاں پر یہ سب کچھ کہا آپ کے دفاع پاکستان کونسل نے یہ سارا پروپیگنڈہ توڑ دیا' ایک دو مہینے پہلے وہاں گئے اور آل پارٹیز کانفرنس کیا' قبائل کو بھی بلایا اور مختلف لوگوں کو بلایا۔ دوسرے مرحلے میں سب سے بڑے پارک میں ہم نے کوئٹہ میں جلسہ کیا' ہزاروں لاکھوں بلوچستانیوں کو ایک پیغام ملا کہ آپ اکیلے نہیں ہیں' آپ کو کوئی توڑ نہیں سکتا ہے اور نہ آپ کو کوئی علیحدہ کرسکتا ہے' امریکہ اگر آتا ہے تو افغانستان سے لاکھ درجے زیادہ اس کو مزاحمت کا سامنا کرنے پڑے گا' وہاں کا ایک ایک طالب علم مدرسے کا اور مسجد کا اور عوام وہ سب طالبان بن کر نکلیں گے۔ اس کے بعد ہم نے لانگ مارچ کا اعلان کیا اور ہم کوئٹہ سے روانہ ہوئے اتنے خطرناک حالات میں کوئٹہ سے ہم نکلے تو اس جگہ ہم نے پہلا جلسہ کیا جہاں ANP کے جلسے پر ایک دن پہلے حملہ ہوا تھا اور کئی لوگ قتل ہوئے تھے ہمارے جلسہ گاہ کا میدان خون سے بھرا ہوا تھا' لیکن اطراف میں ہزاروں لوگ کھڑے تھے اسی خون آلود زمین پر دو گھنٹے تک انہوں نے انتہائی محبت اور خلوص سے ہماری باتیں سنیں پھر قافلہ چلتا رہا۔ کئی مقامات پر رکتے ہوئے پھر ہم چمن میں داخل ہوئے' یہ رمضان سے دو دن پہلے کی بات ہے اور چمن میں عوام شہر اور بازار میں سڑکوں پر تھی' چمن میں ہم نے جلسہ جس کو بارڈر کہتے ہیں سٹریٹ لائن افغانستان پر ہمارا اسٹیج تھا گویا کہ یہ پہلا جلسہ تھا جو مشترکہ تھا اس میں جتنے لوگ پاکستانی تھے اتنے لوگ افغانستانی تھے اور اس بارڈر پر کھڑے ہو کر ہم نے چیلنج کیا کرزئی اس کے ہمنواؤں' امریکہ کو' یہ ساری الحمدللہ کامیابی آپ ذہنوں میں رکھیں پھر بیچ میں رمضان آیا' رمضان ایک تو ایسا مہینہ ہے کہ اس میں سرگرمیاں نہیں چل سکتی ہیں لوگ عبادات کرتے ہیں' عمرے کے لئے جاتے ہیں' تراویح میں قرآن پاک سنتے ہیں' اعتکاف میں بیٹھتے ہیں اور شدید گرمی بھی تھی۔ تمام دینی قوتوں اور مدرسوں کے اپنے اپنے مسائل ہوتے ہیں' تو رمضان میں ہم مجبوراً تحریک جاری نہ رکھ سکے باقی بیانات جاری رہے' اب ہم رمضان کے بعد پھر اکٹھے ہوئے ہیں' رمضان کے تیسرے چوتھے دن ہم جنرل حمید گل صاحب کے گھر جمع ہوئے کہ یہ معاملہ ٹھنڈا نہیں ہونے دینا

ہے۔ یہ تو رمضان تھا ہم نے نیٹو سپلائی روکنے میں کوئی سستی نہیں کی' ہم نے پہلے سے کہا تھا کہ ہماری جنگ تشدد والی نہیں ہے' پرامن جنگ ہے' بندوق ہم نہیں اٹھائیں گے' ہم عوام کو بیدار کریں گے ہم نے اٹھارہ کروڑ عوام کو شعور دیا ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ ہم کو غلام بنایا جارہا ہے' اٹھارہ کروڑ عوام کو متحرک کرنا اوران کو شعور دینا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے' ہماری وجہ سے سات آٹھ مہینے نیٹو سپلائی بحال نہیں ہوئی' انہوں نے موقع سے فائدہ اٹھایا ہے' انہوں نے رمضان شروع ہوتے ہی یہ سمجھ لیا کہ سارا قصہ ختم ہوگیا اور مسلمان نہیں نکل سکتے اور مدرسے بند ہیں اور اسی میں اپنا کام کیا اور اتنا بڑا ظلم کیا کہ پارلیمنٹ کی قرارداد ساری پس پشت ڈال دی اس کو ہائی پاس کیا' قرارداد کی تذلیل کی کوئی شرط نہیں رکھی غیر مشروط' پیسے بھی ان پر نہیں رکھے' تفصیلات آپ کو بتادیں گے اور اسی رات ان بے غیرتوں پر انہوں نے ڈرون حملے شروع کردیئے اب ڈرون حملے بھی جاری ہیں اور سب کچھ ہے اب بڑا مسئلہ امریکہ کا یہ ہے کہ اب فوجی آپریشن کرایا جائے اور ان تمام قبائل کو اٹھایا جائے بھڑکایا جائے اور یہ پورے پاکستان میں آگ لگادیں اور دہشت گرد لاہور اور کراچی کو بھی پہنچ جائیں اور ان کی طرف سے حملے بھی ہوں۔ فورسز پر بھی ہوں چھاؤنیوں پر بھی ہوں' یہ خود دور غلا رہے ہیں امریکہ کہتا ہے کہ جو کام میں خود نہیں کرنا چاہتا خود قبائلیوں سے کرایا جائے' قبائل کو کسی نے رام نہیں کیا سکندر اعظم سے لے کر اب تک وہ آزاد ہیں انہوں نے یہاں تک کہا ہے کہ اگر ہم کو مجبور کیا گیا تو ہم افغانستان ہجرت کر جائیں گے ایسے حالات میں فوج دباؤ میں آرہی ہے۔ اور نیٹو سپلائی کے آخر تک اعلانات کرتے تھے اور ڈرون حملوں کے آخر تک کرتے تھے لیکن انہوں۔ نے وہ کچھ کیا کہ امید نہیں تھی۔ اب دوبارہ انہوں نے ڈرون حملوں کے لئے ایک نیا شوشہ چھوڑا ہے حقانی نیٹ ورک کا اور اسے بلاوجہ بڑھا چڑھا کر پیش کر رہے ہیں۔ ہیلری نے اس پر دستخط کردیئے اور باضابطہ واشنگٹن میں اس کو دہشت گرد قرار دے دیا گیا۔ اس لئے کہ اب اسامہ کا مسئلہ تو نہیں ہے تو اور کونسا مسئلہ ہوگا کس جگہ پاکستان میں فورس ہے' حقانی نیٹ ورک کا مجھے بتائے کوئی امریکی یا پاکستانی بتائے کہ بنوں میں ہے' ڈیرہ اسماعیل خان میں ہے کسی شہر میں میرا یقین ہے کہ کوئی حقانی نیٹ ورک نہیں۔ نیٹ ورک افغانستان کا ہے اور اس کی ہمت ہے' پاور ہے۔ انہوں نے امریکی آرمی چیف پر بھی حملے کئے۔ ہوائی اڈے پر مگر وہ بچ گئے۔ میرا تو خیال ہے کہ وہ کہیں زخمی پڑا ہوا ہے اس کے بعد وہ کہیں ظاہر ہی نہیں ہوا تو۔ اس کا سارا غصہ پاکستان پر اتر رہا ہے۔ تمہاری فوج ہے' نیٹو افواج ہیں تم اپنے جرنیل کی حفاظت نہیں کرسکتے ہو تو یہ سارا نزلہ ہم پر گرے گا اس کے ساتھ فوجی آپریشن ہوگا تو یہ سوات کا فوجی آپریشن نہیں ہے' یہ جنگجو اور بہادر لوگ ہیں اور یہ پورے ملک کو خانہ جنگی میں ڈال دیں گے' تو اس لئے دوبارہ ہم آپ حضرات سے خاص طور سے میں نے قبائلی حضرات کو بھی کہا تھا وہ بھی تشریف لائے ہیں ہم کو آپ کی رائے آپ کی ترجمانی کی ضرورت ہے' ہم آپ کی رائے سنیں گے۔ اس کے ساتھ دوسرا مرحلہ بھارت کے ساتھ معاملات کا ہے' لین

دین شروع ہو گیا اور بھارت کے ساتھ معاہدے ہو رہے ہیں' تجارت' آپ کو جنرل صاحب بتائیں گے۔ لیکن کل اخبار میں تھا کہ بمبئی کی منڈیوں میں پاکستان کو کروڑوں ڈالروں کا خسارہ ہو رہا ہے کہ یہ وہاں پر نمائش کر رہے ہیں' اور اس پر کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں' اسی طرح کشمیر کا مسئلہ بنیادی مسئلہ ہے یہ سارے معاہدے اور ہر چیزیں اپنی جگہ ہو رہی ہیں' اصل جو جڑ ہے جو بنیاد ہے کشمیر اس کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے' اور وہ بڑا احساس مسئلہ ہے' ہمارے لئے پیاز اور گاجر اور آلو سے زیادہ ہمارے لئے کشمیر کے کروڑوں مسلمانوں کی آزادی ہے' وہاں لاکھوں لوگ شہید ہو گئے ہیں' وہاں سات لاکھ فوجی قابض ہوئے ہیں ان کا انکو غم نہیں ہے۔ ہمارے ہاں اقوام متحدہ کا وفد آیا وہ ہمارے گم شدگان کو تلاش کر رہے ہیں' ہم ویلکم کہتے ہیں کہ انسانی حقوق کے نام پر کچھ تو ہو۔ لیکن ان کو انسانی حقوق کی پامالی نظر آتی ہے مگر ایک مسئلہ شروع ہوا برما کا جہاں پر 20% یا 30% لوگ مسلمان ہیں تو برما میں ہزاروں لوگوں کو قتل کیا گیا اور تمام گاؤں کے گاؤں جلائے جا رہے ہیں۔ دوسرا مسئلہ ہندوستان میں آسام میں شروع کیا۔ 30% آبادی ہے آسام میں مسلمانوں کی۔ ان کا قتل عام شروع ہوا۔ سارا عالم کفر خاموش ہو گیا ہے اور ہمارے اوپر الزام دیا گیا کہ ہندو یہاں سے ہجرت کر رہے ہیں۔ قتل عام بھارت میں جاری ہے' اور ظلم ہم کر رہے ہیں۔ ہندو روزانہ ہزاروں آتے جاتے رہتے ہیں' اس کو ڈرامہ بنا دیا گیا کہ پاکستان میں اتنے مظالم ہیں' آسام کا مسئلہ پیچھے چلا گیا پھر رمشا مسیح کا مسئلہ اٹھایا گیا جو عیسائی خاتون تھیں' پورا میڈیا اس پر لگ گیا کہ ظلم پاکستان میں ہو رہا ہے' آپ ان شاء اللہ اس پر تفصیل سے بات کریں گے۔ پھر ہم کچھ فیصلے کریں گے۔ ہمارے فیصلوں میں بڑی باتیں یہ ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ نہایت اہم ہے' ہم نے دو تین مرتبہ وہاں جلسہ کرنے کا اعلان کیا' لیکن بیچ میں اور اہم چیزیں آگئیں۔ کراچی کے لانگ مارچ کا اعلان ہوا' انہی دنوں میں پھر ہم نے لاہور کا لانگ مارچ ضروری سمجھا' بلوچستان کا ضروری سمجھا گیا۔ ان حالات پر اور کشمیر پر یہ چار پانچ افراد ایک موثر ترین قرارداد پیش کریں گے۔ کشمیر کے بارے میں اور اس کے بعد ہم تاریخ مقرر کر کے وہاں آل پارٹیز کانفرنس یا سربراہی اجلاس اور اسکے ساتھ عوامی جلسے کا اعلان کریں گے۔ دوسرا پروگرام یہ ہوگا کہ ہم کراچی میں انشاء اللہ ایک لانگ مارچ کریں گے ہمارا ارادہ ہے کہ حیدر آباد سے کراچی تک لانگ مارچ شروع کریں' لیکن حیدر آباد کے حالات ان دنوں سیلاب کی وجہ سے خراب ہیں۔ سکھر میں اور ڈیرہ غازی خان میں سارے اضلاع میں سیلاب آیا ہوا ہے اور خطرہ ہے کہ یہ سیلاب حیدر آباد اور ان علاقوں کا بھی رخ کرے گا اس کے بجائے ہم نے طے کیا کہ لانگ مارچ ہوگا' مزار قائد سے کیماڑی تک جائے گا' اس میں لاکھوں لوگ انشاء اللہ شریک ہوں گے' اور اس جگہ جائے گا جہاں سے نیٹو سپلائی سٹارٹ ہوتی ہے۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ ہم پشاور میں فوجی آپریشن' نیٹو سپلائی' ڈرون حملوں پر جو کہ اصل مسئلہ ہے اس پر بہت بڑا جلسہ کریں گے اور کوشش کریں گے کہ اس میں لاکھوں لوگ آجائیں اور قبائل تک ہمارا پیغام

چلا جائے کہ ہم سب آپ کے ساتھ ہیں اوراس کے ساتھ ہی ہم سب کوشش کریں گے کہ بنوں میں ہماری آل پارٹیز کانفرنس ہوجائے۔ اگر یہ بڑی پارٹیاں نہیں آتی ہیں تو کوئی حرج نہیں یہ تو امریکہ کے پٹھو ہیں' یہ آلہ کار ہیں۔ پارٹی وہ ہوتی ہے جو محبِ وطن ہو' جو قوم وملت کی محبت سے سرشار ہو۔ آگ لگنے کے وقت آگے بجھانے میں لگے ہوں' یہ تو آگ بھڑکا رہے ہیں' یہ ہمارے نہیں ہیں' ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہے' ہمارا اعتماد اللہ رب العالمین پر ہے۔ کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله ہم اس کو بدر' احد وتبوک کا جہاد سمجھتے ہیں' تو ہم یہاں جمع ہوئے ہیں' اللہ کی قسم سمجھو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں ہیں۔ اتنی بڑی طاقتیں رسول اللہ کے خلاف اکٹھی نہیں ہوئی تھیں' بیشک غزوہ احزاب کا موقع بہت نازک تھا' مگر اس جنگ اس میں پورا عالم کفر یہودیت' عیسائیت' کمیونزم' ہندوازم' بدھ مذہب' چین یہ سب آپکے خلاف ہیں' اسلام کے خلاف ہیں' تو اس جنگ کی اللہ کے ہاں کتنی اہمیت ہوگی' آپ خود یہ سوچیں اور اس جنگ میں نکلیں اور اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہوگی' ان شاء اللہ یہ سب بدقسمت ہیں' ان کو اللہ یہ سعادت نہیں دیتا ہے۔ ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

مشترکہ اعلامیہ

دفاع پاکستان کونسل کا سربراہی اجلاس ملک میں انتہائی حد تک بڑھتی ہوئی امریکی مداخلت' بزدلی اور ذلت آمیز طریقہ سے نیٹو سپلائیز کی بحالی' امریکی دباؤ پر مسئلہ کشمیر حل کئے بغیر بھارت کی بالادستی قبول کرنے' دینی مسالک کے درمیان مشکلات پیدا کرکے فرقہ واریت کی آگ بھڑکانے' بلوچستان میں حالات کی مسلسل خرابی' کراچی میں بدامنی اور ٹارگٹ کلنگ' قبائلی علاقہ جات میں ڈرون حملے' شمالی وزیرستان میں امریکی حکم پر فوجی آپریشن کے لئے اقدامات اور لاپتہ افراد کو مسلسل غائب رکھنے اور اب بیرونی مداخلت کیلئے از خود اقوام متحدہ کے مشن کو بلانے کے حکومتی اقدام کی مذمت کرتا ہے۔ اور اجلاس اس صورتحال کو مسترد کرتے ہوئے ملک میں فساد' افراتفری' تقسیم در تقسیم اور قتل وغارت کا ذمہ دار حکومت کو قرار دیتا ہے۔

دفاع پاکستان کا سربراہی اجلاس ازسرنو اس عزم کا اظہار کرتا ہے' کہ امریکی غلامی سے نجات حاصل کرکے دم لیں گے' ایٹمی صلاحیت کی حفاظت کریں گے' نیٹو سپلائیز کی بحالی کے بعد تخریب کاری قبائلی علاقہ جات میں ڈرون حملوں سے بے گناہ انسانوں کا قتل عام کے ذمہ دار سیاسی اور عسکری قیادت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ امریکی دباؤ پر شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کے لئے اقدامات سراسر قومی سلامتی کے خلاف ہے۔ حکمران ایسے تباہ کن اقدام سے باز رہیں۔ ملک کے اندر کے سیاسی اور معاشی مسائل سیاسی مذاکرات کی بنیاد پر حل کئے جائیں۔ حکومت نیٹو سپلائی کی بحالی کی غلطی تسلیم

کرے اور امریکہ کے تکبر اور پاکستان میں دہشت گردی کے اقدامات کے جواب میں نیٹو سپلائی فوری طور پر بند کردے۔

دفاع پاکستان کونسل کا سربراہ اجلاس آزادی کشمیر کی جدوجہد سے مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے' حکومت مسئلہ کشمیر کو پس پشت ڈال کر بھارت سے دوستی کی سنگین غلطی کر رہی ہے' بھارت کے وزیر خارجہ نے پاکستان کی بجائے اپنی ترجیحات کو ڈکلیٹ کیا ہے۔ بھارت سے تجارت مسئلہ کشمیر اور کشمیریوں سے بھی فراموشی کا ذریعہ ہے۔ لیکن اصل تباہی پاکستان کی صنعت' تجارت اور زراعت کو ناقابل تلافی نقصان ہوگا۔ بھارت کی دوستی سے پاکستان کو ایک ارب ڈالر سے زائد کا نقصان ہو چکا ہے۔ ہمارا دوٹوک اعلان ہے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق حق خود ارادیت کشمیریوں کا حق ہے' ہمیں یقین ہے کہ جدوجہد آزادی کامیاب ہوگی اور کشمیر بنے گا پاکستان۔

دفاع پاکستان کونسل کا سربراہ اجلاس بلوچستان کے عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے' بلوچستان میں مسلسل حالات کی خرابی' لاپتہ افراد کی عدم بازیابی اور کوئٹہ کراچی' گلگت بلتستان' قبائلی علاقہ جات' خیبر پختونخوا اور ملک کے دیگر علاقوں میں فرقہ واریت' تشدد اور قتل و غارت گری کی شدید مذمت کرتا ہے۔ کراچی میں مسلسل ٹارگٹ کلنگ' بدامنی اور حکمرانوں کی باہمی بلیک میلنگ اور تصادم پوری قوم کے لئے باعث تشویش ہے' ملک میں بدامنی اور انارکی کے ذمہ دار وفاقی اور صوبائی حکومتیں ہیں۔

دفاع پاکستان کونسل کے اجلاس میں بارشوں سے متاثرہ عوام کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور تمام جماعتوں کے کارکنان کو ہدایت کی گئی ہے کہ متاثرین کی مدد کیلئے کمربستہ ہو جائیں۔ مصیبت کی اس گھڑی میں بھائیوں' بہنوں' بچوں کی مدد کی جائے۔

دفاع پاکستان کونسل کے سربراہی اجلاس نے فیصلہ کیا ہے کہ پرامن عوامی احتجاج کیلئے ان پروگراموں پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ دفاع پاکستان کونسل کے سربراہی اجلاس کی عوام سے اپیل ہے کہ پرعزم اور بیدار رہیں، دفاع پاکستان کونسل کے پرامن قومی عوامی احتجاج میں شریک ہوں، سربراہی اجلاس تمام دینی اور قومی سیاسی جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ ہر طرح کی ذاتی اور پارٹی مفادات سے بالاتر ہو کر قومی جدوجہد میں شریک ہو جائیں۔

آئندہ طے شدہ پروگرام

8 ذیقعدہ۔ 24 ستمبر	بروز پیر ___	بنوں	___	قبائلی جرگہ سربراہی اجلاس
15 ذیقعدہ۔ یکم اکتوبر	بروز پیر ___	پشاور	___	ملین مارچ
21 ذیقعدہ۔ 7 اکتوبر	بروز اتوار ___	کراچی	___	ملین مارچ
28 ذیقعدہ۔ 14 اکتوبر	بروز اتوار ___	مظفر آباد	___	کشمیر کانفرنس ''کشمیر بنے گا پاکستان''
14 ذوالحجہ۔ 4 نومبر	بروز اتوار ___	لاہور	___	قبائلی، بلوچستان جرگہ سربراہی کانفرنس